گجرات (ہند) میں سلسلہ چشتیہ کی ترویج واشاعت میں صوفیہ کا کردار

محمد ظہیر بابر
پی ایچ ڈی اسکالر (فارسی)، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور
ڈاکٹر احسان احمد
اسسٹنٹ پروفیسر فارسی، پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج، لاہور

THE ROLE OF SUFIS IN PROMOTING CHISHTI ORDER IN INDIAN GUJRAT

Muhammad Zaheer Babar
PhD Scholar (Persian)
University Oriental Collage, Lahore
Ihsan Ahmad, PhD
Assistant Professor of Persian
Department of Persian, University Oriental College, Lahore

Abstract

Chishti is a renowned Order of Sufism in the Subcontinent. Hazrat Khwaja Moeenuddin Chishti of Ajmer was the founder of the Chishti Order. In Gujrat (India) this Order started with the emerging of Sheikh Kamaluddin Allama. He was the disciple of Hazrat Khwaja Naseeruddin Chiragh Dehlavi. A deep study of the history of Sufis of the Chishti Order in Gujrat (India), brings before us the fact that the Sufis of this Order played important role in the preaching of Islam along with spreading the teachings of the Chishti Order. The major Sufis of this Order in Gujrat were Sheikh Ilmuddin Chishti, Sheikh Mehmood Chishti, Sheikh Yaqoob Chishti, Sheikh Babu Chishti, Hazrat Khoob Miyan Chishti and many others.

Keywords:
خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، شیخ نصیر الدین محمود چشتی، شیخ کمال الدین، شیخ بابو چشتی

سر زمین گجرات میں چشتیہ سلسلہ کا آغاز حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (۱۱۷۳۔۱۲۳۵ء) کے زمانے میں ہوا۔ ان کے دو مرید شیخ قطب الدین اور شیخ حامد الدین نہروالہ کے رہنے والے تھے۔ دونوں بزرگوں کے احوال تذکروں میں بہت کم ملتے ہیں۔ اس کے بعد شیخ نظام الدین اولیاء (۱۲۳۸۔۱۳۲۵ء) کے تین مریدوں شیخ سیّد حسین، شیخ حسام الدین ملتانی اور شاہ بارک اللہ نے گجرات میں سلسلہ چشتیہ کو روشناس کروانے میں اپنا کردار ادا کیا۔(۱)

شیخ سیّد حسین صاحب علم و فضل بزرگ تھے۔ انھوں نے **ہدایہ** پر حاشیہ لکھا اور حضرت محبوب الٰہی سے بیعت ہوئے۔ شیخ نظام الدین اولیا سے خرقہ خلافت بھی حاصل کیا۔ شیخ نظام الدین اولیا نے سیّد حسین کو اسلام اور سلسلہ چشتیہ کی ترویج و اشاعت کے لیے گجرات روانہ کیا۔ نہروالہ (پٹن) میں ایک ندی کے کنارے آپ کا مزار مقدس مرجع خلائق ہے۔(۲) شیخ محبوب الٰہی نے شیخ حسام الدین ملتانی کو دہلی روانہ کیا۔ وہ محمد بن تغلق (۱۲۹۰۔۱۳۵۱ء) کے زمانے میں ناچار نہروالہ کی طرف چلے گئے اور وہیں ان کا مزار مقدس موجود ہے۔ شاہ بارک اللہ کے بارے میں **تاریخ اولیاے گجرات** میں یوں مرقوم ہے:

> حضرت سلطان المشائخ کے مرید و خلیفہ ہیں۔ آپ کا مزار مقدس دروازہ ایدر کے باہر بارہ حاجی پورہ میں واقع ہے۔(۳)

حضرت سلطان المشائخ کے ان مریدوں کے علاوہ ذیل میں مذکور بزرگان نے گجرات میں اسلام اور سلسلہ چشتیہ کی نشر و اشاعت میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔ حقیقت میں گجرات (ہند) میں چشتیہ سلسلہ کا آغاز حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی (۱۲۷۴۔۱۳۵۶ء) سے ہوتا ہے۔

حضرت شیخ نصیر الدین محمود بن شیخ یحییٰ بن شیخ عبد اللطیف یزدی (۱۲۷۴۔۱۳۵۶ء) ہند کے اولیاے کبار میں سے تھے۔ وہ شیخ و صوفی، جید عالم اور حال مست شخصیت کے مالک تھے۔ ابتداے حال سے لے کر انتہاے سلوک تک ریاضت و مجاہدہ کو ترک کیا اور ہمیشہ مجاہدہ نفس میں مشغول رہے۔(۴) وہ ۱۲۸۸ء میں اودھ جو فیض آباد کے نام سے مشہور ہے، میں پیدا ہوئے۔ چالیس سال کی عمر میں اودھ سے دہلی تشریف لائے اور حضرت سلطان المشائخؒ سے بیعت ہوئے۔(۵) وہ علوم ظاہری و باطنی میں کمال دست رس رکھتے تھے اور گنج معانی اور محمود گنج کے لقب سے معروف ہوئے۔

حضرت چراغ دہلی نے ہمیشہ اپنے مریدوں سے فرمایا کہ لباس درویشانہ کو نگاہ میں رکھو تاکہ کل قیامت کے دن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑے۔ دوسروں سے وفا کرو، جفا نہ کرو۔(۶) انھوں نے ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ / ۱۳۴۶ء کو وفات پائی۔ ان کا مزار مقدس شاہ جہاں آباد میں مرجع خلائق ہے۔ان بزرگان کے علاوہ ذیل میں مذکور اولیاے کرام نے گجرات میں اسلام اور چشتیہ سلسلہ کی اشاعت اور ترویج میں اہم کردار ادا کیا۔

خواجہ کمال الدین علامہ

حضرت کمال الدین علامہ (۸۷۵ھ/۱۴۴۹ء) شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے مرید، خلیفہ اور بھانجے تھے۔ گجرات (ہند) میں چشتیہ سلسلہ کی ترویج میں ان کا بہت اہم کردار ہے۔ گجرات میں انھی نے چشتیہ سلسلہ کی بنیاد رکھی۔ شیخ کمال الدین علم و فضل میں ممتاز تھے۔ مفتی غلام سرور لاہوری (۱۸۳۷۔۱۸۹۰ء) **خزینۃ الاصفیاء** میں شیخ کمال الدین کے متعلق لکھتے ہیں کہ "شیخ کمال الدین علامہ، شیخ نصیر الدین چراغ دہلی کے حقیقی بھانجے اور اولیاے کبار اور خلفاے اعظم میں شمار ہوتے تھے۔ان کا نسب حضرت امیر المومنین حسن سے جا ملتا ہے۔ چوں کہ وہ علم حدیث، تفسیر اور فقہ واصول میں یگانہ روزگار تھے،اسی لیے علامہ کے خطاب سے جانے جاتے ہیں۔اپنے پیر و مرشد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے خرقہ خلافت حاصل کرنے کے بعد گجرات تشریف لائے اور مقبول عظیم ہوئے۔"(۷)

شیخ کمال الدین علامہ تمام مروجہ علوم میں مستثنیٰ تھے۔ آپ کے شاگردوں میں مولانا احمد تھانیسری، مولانا عالم پانی پتی اور مولانا عالم سنگریزہ ملتانی اور تاتار خان شامل ہیں۔

سید جلال الدین مخدوم جہانیاں جہاں گشت (۱۳۰۷۔۱۳۸۷ء) نے ان سے روحانی اکتساب کیا تھا۔ سید السادات صاحب راز سید محمد گیسو دراز (۱۳۲۱۔۱۴۲۲ء) نے اپنی تالیفات میں شیخ کمال الدین کے بے شمار مناقب و فضائل بیان کیے ہیں۔ وہ اپنے عہد میں مقتداے عصر تھے۔

ان کی اولاد میں برابر اولیا کا ظہور ہوتا رہا جن کی کوششوں سے گجرات میں سلسلہ چشتیہ روز بہ روز ترقی کرتا رہا۔ شیخ کمال الدین علامہ، خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کی وفات سے ایک سال پہلے ۷۵۶ھ/۱۳۵۴ء میں فوت ہوئے۔اس سلسلے میں مفتی غلام سرور لاہوری **خزینۃ الاصفیاء** میں لکھتے ہیں:

چون کمال الدین اہل با صفا　　رفت از دنیا بہ فردوس برین
رحمت حق گو وصال پاک او　　ہم سفیر با متقی اہل یقین (۸)

ترجمہ: کمال الدین اہل صفا جیسے دنیا سے فردوس بریں کو روانہ ہوئے۔ رحمت حق کے ساتھ ان کا وصال پاک ہوا۔ اور وہ اہل یقین متقی لوگوں کے ہم سفر ہوئے۔

شیخ سراج الدین چشتی گجراتی

شیخ سراج الدین(۸۱۷ھ/۱۴۱۳ء) شیخ کمال الدین علامہ کے فرزند ارجمند تھے۔ شیخ سراج الدین نے خواجہ نظام الدین اولیاء سے بیعت کی اور ان کے مرید و خلیفہ مقرر ہوئے۔ شیخ سراج الدین نے اپنے والد بزرگ وار شیخ کمال الدین علامہ سے شرف ارادت و خلافت حاصل کیا۔ انھوں نے شیخ نصیر الدین چراغ دہلی سے بھی خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ **خزینۃ الاصفیاء** میں مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں کہ ''خلیفۂ اعظم اور کمال الدین علامہ کے بڑے صاحب زادے تھے۔ حد سے زیادہ صاحب کشف و کرامت، عشق و محبت اور ذوق و شوق سے بھرپور بزرگ تھے۔ اپنے ستر کرامت وخوارق میں بہت زیادہ کوشش فرماتے۔ ان کے والد بزرگ وار نے اپنی رحلت کے وقت آپ کو اپنے قریب بلایا اور نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا۔ اسی روز سے جس پر نظر کرم فرماتے وہ محبت الہیٰ میں مست ہو جاتا۔ ان کا سال وفات یکم جمادی الاول ۷۶۲ھ/۱۳۶۱ء ہے اور مرقد مبارک پیراں پٹن احمد آباد میں ہے۔''(۹)

شیخ علم الدین چشتی گجراتی

شیخ سراج الدین کی وفات کے بعد ان کے فرزند ارجمند شیخ علم الدین چشتی سجادۂ مشیخت پر رونق افروز ہوئے۔ اپنے والد بزرگ وار شیخ سراج الدین سے شرف ارادت و خلافت حاصل کیا اور شرف اجازت شیخ شرف الدین صاحب راز بندہ نواز سید محمد گیسو دراز سے حاصل ہوئی۔ وہ شیخ سراج الدین اولیاء کے دوسرے فرزند تھے اور صاحب درس و تدریس تھے۔ ان کی وفات ۲۶ صفر ۸۰۹ھ/ ۱۴۰۶ء میں ہوئی اور اُن کا مرقد مبارک نہر والہ پٹن میں حضرت سراج الاولیاء کی قبر مبارک کے گنبد میں پیر پور میں واقع ہے جو برکت پورہ کے لقب سے معروف ہے اور مرجع خلائق ہے۔

شیخ محمود چشتی گجراتی

شیخ علم الدین کی وفات کے بعد ان کے صاحب زادے شیخ محمود چشتی سجادہ مشیخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ شیخ محمود چشتی جو شیخ راجن چشتی کے لقب سے مشہور ہوئے، پٹن میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے شرف ارادت و خلافت اپنے والد بزرگ وار شیخ علم الدین چشتی سے حاصل کیا۔ سلسلہ سہروردیہ اور سلسلہ شطاریہ میں خرقہ خلافت حضرت قاذن چشتی سے عطا ہوا۔ چناں چہ اسی وجہ سے نسبت سہروردیہ آج بھی پیران چشت میں جاری و ساری ہے۔(۱۰) سید محمد گیسو دراز اور شیخ ابوالفتح سے خرقہ چشتیہ حاصل ہوا۔ شیخ عزیز اللہ المتوکل اور رکن الدین کان شکر (۷۰۷ھ/۱۳۰۷ء) خلیفہ زاہد چشتی سے بھی خرقۂ خلافت عطا ہوا۔ شیخ محمود چشتی ۱۲ صفر المظفر ۹۰۰ھ/۱۴۹۳ء خالق حقیقی سے جا ملے۔ اُن کا مزار مبارک احمد آباد میں خان اعظم حوض کے قریب واقع ہے۔ شیخ جمال الدین چشتی نے اُن کی وفات کے پانچ ماہ بعد جسد مبارک کو نہر والہ پٹن میں منتقل کیا۔(۱۱)

شیخ جمال الحق والدین چشتی گجراتی

شیخ محمود چشتی معروف بہ شیخ راجن چشتی کی وفات کے بعد ان کے فرزند شیخ جمال الدین چشتی معروف بہ شیخ جمن چشتی سجادۂ مشیخت پر رونق افروز ہوئے۔ وہ اکابر اولیا اور اجل اصفیا میں سے تھے۔ شیخ جمن چشتی پیراں پٹن میں پیدا ہوئے۔ شیخ جمن چشتی نے خرقہ خلافت اپنے والد بزرگ وار اور اپنے والد کے چچا شیخ نصیر الدین ثانی معروف بہ شیخ خواجہ سے حاصل کیا۔ شیخ جمال الدین جمن چشتی علمِ ظاہر و باطن میں طاق، صاحب دیوان اور اہل وجد و سماع میں سے تھے۔ شیخ جمن کا دیوان شعر دیوانِ مغربی کے رنگ میں ہے۔ شیخ جمال الدین جمن چشتی کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

عاشق و معشوق و عشق اینجا یکی است — در دو چشمم و در دلم پیدا یکی است
قطرہ و موج و حباب از بحر شد — لیک موج و قطرہ و دریا یکی است
پیش عاقل صد ہزاران صورت اند — پیش عارف صورت و معنٰی یکی است
چون بدریای جمالش غوطہ خورد — دید جمن دنیا و عقبٰی یکی است (۱۲)

ترجمہ: عاشق معشوق اور عشق یہاں پر ایک ہیں۔ دو آنکھوں اور دو دلوں میں پیدا ہو کر ایک ہیں۔ قطرہ اور موج اور بلبلہ سمندر سے پیدا ہوئے۔ لیکن موج قطرہ اور سمندر ایک ہی ہیں۔ عاقل کے ہاں ہزاروں

صورتیں ہیں۔ لیکن ایک عارف کے ہاں صورت اور معنی ایک ہیں۔ جب اس کے جمال کے سمندر میں غوطہ زن ہوا۔ تو جمن نے دیکھا کہ دنیا اور آخرت ایک ہیں۔

حضرت شیخ جمال الدین جمن چشتی نے ۲۹ ربیع الاول ۹۰۴ھ/۱۴۹۸ء وفات پائی اور اُن کا مرقد مبارک نور پورہ احمد آباد میں دریائے سابرمتی کے کنارے واقع ہے جو مرجع خلائق ہے۔

مخدوم سراج الدین چشتی معروف بہ منجھلے میاں چشتی

شیخ مخدوم سراج الدین چشتی حضرت قطب عالم کے فرزند ارجمند تھے۔ ان کا لقب مبارک شاہ عالم تھا اور کنیت ابوالبرکات بن برہان الدین قطب عالم تھی۔ وہ ۱۷ ذیقعد ۹۷۰ھ/۱۵۶۲ء کو پیدا ہوئے۔ وہ سید جلال الدین مخدوم جہانیاں کے خاندان سے تھے۔ شیخ مخدوم کا خاندان گجرات میں شیخ سراج الدین چشتی سے فیض یاب تھا۔ اپنے والد بزرگ وار کی وفات کے بعد حضرت شاہ عالم نے شیخ احمد کھٹو سے نعمتِ روحانی حاصل کی۔ **مشائخ احمد آباد** میں مولانا یوسف متالا لکھتے ہیں کہ ''حضرت شاہ عالم، شیخ احمد کھٹو سے عقیدت و ارادت رکھتے تھے اور انھوں نے ان کی خدمت میں فیض حاصل کیا اور خرقہ خلافت و اجازت حاصل کیا۔'' (۱۳)

حضرت شاہ عالم اور حضرت قطب عالم کے خلفا کی ایک جماعت احمد آباد میں آسودۂ خاک ہے کہ جہاں سے آج بھی عشق و محبت کی خوش بو آتی ہے۔ مخدوم سراج الدین کی وفات ۲۰ جمادی الثانی ۸۸۰ھ/۱۴۷۷ء کو ہوئی۔ **تحفۃ الابرار** میں اُن کی وفات کے متعلق مرقوم ہے کہ ''حضرت مخدوم سراج الدین کی وفات ۲۰ جمادی الثانی ۸۸۰ھ/۱۴۷۷ء میں واقع ہوئی اور وصال کے وقت عمر مبارک ۶۳ سال تھی۔ مخدوم سراج الدین کا مزار مبارک احمد آباد، گجرات میں واقع ہے۔'' (۱۴)

شیخ خواجہ حسن محمد چشتی گجراتی

شیخ حسن محمد کا نام جمال الدین، کنیت ابو صالح بن شیخ احمد المعروف بہ میاں جیو بن شیخ نصیر الدین ثانی تھا۔ وہ ۹۲۳ھ/۱۵۱۶ء میں احمد آباد، گجرات میں پیدا ہوئے۔ شیخ حسن محمد چشتی بارہ سال کی عمر میں شیخ جمال الدین جمن کے مرید و خلیفہ بنے اور سولہ سال کی عمر میں انھوں نے علوم ظاہری کی تکمیل کی۔ وہ کثیر التصانیف بزرگ تھے اور اُن کی تصانیف میں **تفسیر محمد**، **تقسیم الاوراد**، **رسالہ چہار**

برادران، حاشیہ تفسیر بیضاوی، حاشیہ قوت القلوب بر شرح مطالع المرات اور حاشیہ نزہت الارواح شامل ہیں۔(۱۵) شیخ حسن محمد چشتی نے ۵۹ سال کی عمر میں ۲۸ ذیقعد ۹۸۲ھ/۱۵۷۴ء جان جان آفرین کے سپرد فرمائی۔ آپ کا مرقد مبارک محلہ شاہ پور، احمد آباد، گجرات میں مرجع خلائق ہے۔

شیخ محمد چشتی گجراتی

شیخ حسن محمد چشتی کی وفات کے بعد ان کے بیٹے شیخ محمد سجادۂ مشیخت پر جلوہ افروز ہوئے۔ اُن کا نام مبارک شیخ محمد شمس الدین، لقب محمد اور قطب بن شیخ حسن محمد چشتی تھا۔ شیخ محمد چشتی ۹۵۶ھ/۱۵۴۸ء میں احمد آباد، گجرات میں پیدا ہوئے۔(۱۶) انھیں لقب قطب خواجہ محمد نصیر الدین محمود چراغ دہلی سے عطا ہوا تھا۔ روایات کے مطابق جب شیخ محمد چشتی حضرت خواجہ نصیر الدین محمود چراغ دہلی کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے تو ان کی قبر مبارک درمیان سے شق ہوگئی۔ شیخ محمد چشتی ان کی قبر مبارک میں داخل ہوگئے۔ چند لمحے بعد باہر تشریف لائے، اس وقت ان کے ہاتھ میں نان اور حلوہ تھا اور وہ تمام تبرکات جو حضرت خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے ہم راہ دفن کیے گئے تھے وہ بھی ان کے پاس تھے۔ اس کے بعد وہ قطب ملت کے لقب سے معروف ہوگئے۔(۱۷)

شیخ محمد چشتی شریعت و طریقت کے جید عالم تھے۔ اُن کے مریدوں کی تعداد بہت زیادہ تھی مگر ان میں معروف ترین شیخ یحییٰ مدنی بن شیخ محمود تھے۔ شیخ محمد شمس الدین بن شیخ حسن محمد ۲۹ ربیع الاول ۱۰۴۱ھ/۱۶۳۰ء واصل بہ حق ہوئے۔ اُس وقت اُن کی عمر مبارک ۸۵ سال تھی۔ وہ اپنے والد شیخ حسن محمد چشتی کی قبر مبارک کے پہلو میں مدفون ہیں۔ اُن کا مرقد مبارک احمد آباد، گجرات میں مرجع خلائق ہے۔(۱۸)

شیخ محمد یحییٰ مدنی چشتی گجراتی

شیخ محمد محی الدین ابو یوسف محمد یحییٰ چشتی مدنی گجراتی احمد آبادی شاہ پوری، قطب المدینہ بن شیخ محمد چشتی ۲۰ رمضان المبارک ۱۰۱۰ھ/۱۶۳۱ء احمد آباد، گجرات میں پیدا ہوئے۔(۱۹)

وہ شیخ محمد کے خلیفۂ اعظم تھے۔ اُن کے مفصل احوال **معارج الولایت** اور **مفتاح الکرامات** میں موجود ہیں۔ شیخ یحییٰ مدنی صاحب کرامات بزرگ تھے۔ حضرت شاہ کلیم اللہ جہان آبادی ان کے

مرشد تھے۔ نقل کیا جاتا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے شیخ یحییٰ مدنی کو غیبی حکم فرمایا کہ "اے یحییٰ تم مدینہ منورہ میں زندگی بسر کرو۔" اسی وجہ سے وہ مدینہ منورہ روانہ ہوئے اور انھوں نے اپنی تمام زندگی مدینہ منورہ میں بسر کی۔(۲۰) وہ ۲۸ صفر ۱۱۲۲ھ/۷۴۳اء میں ۱۱۲ سال کی عمر میں اس جہان فانی سے رخصت ہوئے اور ان کا مرقد مبارک حضرت عثمان غنی کی قبر مبارک کے نزدیک ہے۔

علامہ وجیہ الدین بن نصر اللہ بن عماد الدین علوی گجراتی

شیخ علامہ وجیہ الدین ۲۲ محرم الحرام ۹۱۰ھ/۱۵۰۰ء چانپانیر، گجرات میں پیدا ہوئے۔ وہ چانپانیر ہی میں رشتۂ ازدواج میں منسلک ہوئے۔(۲۱) شیخ وجیہ الدین اپنے عہد کے اکابر علما میں سے تھے اور علم دین پر کامل دست رس رکھتے تھے۔ تصنیف وتالیف میں ثانی نہیں تھا۔ ان کے شاگردوں کی تعداد اسی ہزار سے زیادہ تھی۔ علامہ وجیہ الدین نے پانچ سال کی عمر میں قرآن ناظرہ اور سات سال کی عمر میں قرآن مقدس حفظ فرمایا۔ اس کے بعد علوم متداولہ کی طرف متوجہ ہو گئے اور اپنے چچا سے درس حدیث لیا۔ سلطان مظفر، شیخ وجیہ الدین کے والد شاہ نصر اللہ سے عقیدت وارادت رکھتے تھے اور امور سلطنت میں ان سے مشورہ کرتے تھے۔

شیخ وجیہ الدین صاحب صدق واخلاص اور پیکر قناعت وسخاوت تھے۔ جو کچھ بھی خدمت میں آتا وہ طلبہ پر صرف فرمادیتے۔ انھوں نے ۹۳۴ھ/۱۵۲۸ء میں خان پور، احمد آباد میں ایک مدرسے کا آغاز کیا اور اس کا نام مدرسہ علویہ رکھا۔ شیخ وجیہ الدین ۹۹۸ھ/۱۵۸۹ء میں احمد آباد، گجرات میں فوت ہوئے اور اُسی مدرسہ علویہ میں سپرد خاک کیے گئے۔(۲۲)

شیخ یعقوب چشتی گجراتی

شیخ یعقوب چشتی مولانا خواجگی کے فرزند اور شیخ زین الدین دولت آبادی (۹۶۷ھ/۱۵۵۹ء) کے خلیفہ تھے۔ شیخ محی الدین ابن عربی کی تصانیف میں کامل دست رس رکھتے تھے۔ **فصوص الحکم** کا درس قلبی کیفیت سے دیتے تھے اور اسی کی تدریس میں ۷۹۸ھ/۱۳۹۵ء میں اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔ ان کا مرقد مبارک نہروالہ (پٹن) میں رشد وہدایت کا مرکز اور مرجع خلائق ہے۔(۲۳)

شیخ کبیر الدین چشتی ناگوریؒ

عالم متبحر اور ولی بلند مرتبہ شیخ کبیر الدین بن فرید الدین بن عبد العزیز ناگوری علم ظاہری وباطنی میں باکمال تھے۔ وہ شیخ حمید الدین صوفی سوالی کے پوتے تھے۔ کفار کی فرقہ پردازیوں کے سبب گجرات تشریف لائے، احمد آباد میں قیام پذیر ہوئے اور وہاں درس وتدریس کا سلسلہ شروع فرمایا۔ انھوں نے **مصباح النحو** کی شرح لکھی۔ **تحفۃ الابرار** میں مرقوم ہے کہ ''شیخ کبیر الدین ۸۵۸ھ/۱۴۵۲ء میں فوت ہوئے۔''(۲۴)

محمد یوسف متالا کے مطابق ''حضرت شیخ کبیر الدین چشتی ۱۷ ذیقعد ۸۵۶ھ/۱۴۵۱ء میں فوت ہوئے اور ان کا مزار مبارک احمد آباد، گجرات میں مرجع خلائق ہے۔''(۲۵)

شیخ شہاب الدین احمد کھٹو

شیخ شہاب الدین احمد بن عبد اللہ کھٹو ۷۳۷ھ/۱۳۳۸ء میں سرکھیج، دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کے آباواجداد دہلی کے رہنے والے تھے۔(۲۶) انھوں نے ارادت وخلافت کی نعمت اپنے مرشد گرامی بابو اسحاق مغربی سے حاصل کی جو موضع کھٹو میں محو استراحت ہیں۔ شیخ کھٹو نے جب سفر حج کا آغاز کیا اور پٹن پہنچے تو وہاں ملک فتح الملک سے ملاقات کی جو راستی خان فرحۃ الملک ناظم گجرات کے والد تھے۔ شیخ احمد کھٹو نے کھنبایت کی بندرگاہ سے سفر حج کا آغاز کیا مگر واپسی پر سندھ میں ٹھٹہ کی بندرگاہ پر قیام فرمایا اور وہیں سے سفر بخارا شروع کیا۔(۲۷)

وہ مظفر بادشاہ کے عہد میں ۸۰۲ھ/۱۳۹۹ء میں گجرات واپس آئے اور شہر سے تین فرلانگ دور موضع سرکھیج مین قیام پذیر ہوئے۔ سلطان احمد کی درخواست پر احمد آباد شہر کی بنیاد شیخ احمد کھٹو کے دست مبارک سے رکھوائی گئی۔ انھوں نے ۱۴ شوال ۸۴۹ھ/۱۴۵۰ء میں وفات پائی۔ (۲۸) شیخ احمد کھٹو نے ساری عمر مجرد زندگی بسر کی۔ ان کا مرقد مبارک مرجع خلائق ہے۔ سلطان محمد شاہ نے مرقد مبارک پر گنبد، مسجد اور ایک حوض تعمیر کروایا۔ ان کے مزار کے مشرق کی طرف سلطان محمود بیگڑہ (۱۴۵۱۔۱۵۱۱ء) اور سلطان مظفر (۱۵۱۱۔۱۵۲۶ء) کی قبریں ہیں۔(۲۹)

شیخ عزیز اللہ المتوکل

شیخ عزیز اللہ المتوکل (۸۱۹۔۹۱۲ھ/۱۴۱۶۔۱۵۰۴ء)، شیخ بہاء الدین باجن کے مرشد گرامی تھے۔ شیخ عزیز اللہ المتوکل ۸۱۹ھ/۱۴۱۶ء ہجری میں پیدا ہوئے۔ ان کی زندگی فقیرانہ تھی اور حد درجہ توکل علی اللہ کے قائل تھے۔ رات کو سونے سے پہلے گھر میں جو کچھ ضرورت سے زائد ہوتا وہ غربا و مساکین میں تقسیم فرما دیتے۔ دنیا اور اہل دنیا سے کوئی سروکار نہ تھا۔ وہ صاحب فضل و کمال اور کشف و کرامات بزرگ تھے۔ ان کے فرزند علوم ظاہری و باطنی میں ممتاز مقام کے حامل تھے۔ ان کا مرقد مبارک معدل پور میں واقع ہے۔(۳۰) شیخ عزیز اللہ نے ۹۱۲ھ/۱۵۰۴ء کو اس جہان فانی کو خیر باد کہا۔(۳۱)

موسیٰ سہاگ چشتی گجراتی

شیخ موسیٰ سہاگ (۸۵۳ھ/۱۴۴۹ء) سلسلۂ چشتیہ سے عقیدت وارادت قلبی رکھتے تھے۔ عام طور پر وہ ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا کرتے تھے اور خود کو دوسروں سے چھپا کر رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے ان کی وفات کے بعد ان کا مرقد مبارک مشخص نہیں ہے۔ جب موسیٰ سہاگ کی وفات ہوئی تو شیخ قطب عالم کو کشف سے معلوم ہوا کہ موسیٰ سہاگ کا انتقال ہو گیا ہے۔ حضرت شاہ عالم نے میاں مخدوم کو حکم دیا کہ موسیٰ سہاگ کے کفن دفن کا اہتمام کریں۔(۳۲)

شیخ صاحبِ کرامات بزرگ تھے۔ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ احمد آباد میں بارش نہ ہوئی۔ قاضی شہر بادشاہ کے پاس حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ حضرت موسیٰ سے درخواست کریں کہ وہ بارش کے لیے دعا کریں۔ شیخ موسیٰ سہاگ کے دعا کرنے کی بہ دولت خوب بارش برسی اور کافی دنوں کی قحط سالی ختم ہو گئی۔(۳۳) **مشائخ احمد آباد** میں ان کا سال وفات ۸۵۳ھ/۱۴۴۹ء مذکور ہے۔ ان کا مرقد مبارک احمد آباد، گجرات میں واقع ہے، جو زیارت گاہ خاص و عام ہے۔(۳۴)

شاہ جلال الدین گجراتی

شاہ جلال الدین (۸۳۹۔۸۹۴ھ/۱۴۶۰۔۱۵۱۵ء) کو گجرات میں پیدا ہوئے۔ وہ حضرت موسیٰ سہاگ کے مرید و خلیفہ تھے۔ شاہ جلال الدین شیخ کامل اور صاحب تصرف بزرگ تھے۔ وہ ظاہر

وباطن میں بلند مرتبہ شخصیت کے مالک تھے۔ وہ اپنی خانقاہ میں بادشاہوں کی طرح جلسات منعقد فرماتے اور مریدوں کو احکامات صادر فرماتے۔ بالآخر اس بات کی خبر بادشاہ کو ہوگئی۔ بادشاہ بہت غضب ناک ہوا اور اپنی فوج کو حکم دیا کہ شاہ جلال کو قتل کردو۔(۳۵) کہتے ہیں کہ قاتل فوج خانقاہ میں داخل ہوئی اور خون بہانا شروع کردیا۔ جس وقت فوجیوں نے حضرت شاہ جلال کو قتل کیا اس وقت ان کے سر مبارک سے اللہ اللہ کی صدائیں آ رہی تھیں۔ شاہ جلال الدینؒ ۸۹۴ھ/۱۴۸۹ء کو درجۂ شہادت پر فائز ہوئے۔(۳۶)

سیّد غیبن شاہ چشتی گجراتی

پیر سیدّ غیبن شاہ چشتی فیضان وانوارات کا منبع تھے۔ آج تک ان کے مرقد مبارک سے کرامات کا ظہور ہو رہا ہے۔ لوگ انھیں بابا غیبی کے نام سے پکارتے ہیں۔ اکثر شیخ محمد چشتی کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتے۔(۳۷) ان کا مرقد مبارک بیلی موڑ، گجرات میں واقع ہے، **مگر تاریخ اولیاے گجرات** میں مرقوم ہے کہ پیر سیدّ غیبن شاہ چشتی کا مرقد مبارک شاہ پور دروازہ کے بیرون واقع ہے۔(۳۸)

بابو چشتی گجراتی

بابو چشتی نے کھنبایت میں اشاعت اسلام اور سلسلہ چشتیہ کی ترویج میں اہم خدمات انجام دیں۔ ان کے دست حق پرست پر بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ وہ عالم باعمل اور مبلغ اسلام اور درویش کامل تھے۔ بابو چشتی نے ۸۷۱ھ/۱۴۶۶ء کو جان جان آفرین کے سپرد فرمائی۔(۳۹)

خوب میاں چشتی گجراتی

شیخ حسام الحق والدین محمد فرخ المعروف بہ خوب میاں چشتی (۱۲۰۳۔۱۲۵۷ھ/ ۱۸۲۴۔۱۸۷۸ء)مولانا رشیدالدین مودود لالہ چشتی گجراتی کے فرزند ارجمند تھے۔ ان کی پیدائش ۱۲۰۳ھ/۱۷۸۸ء میں احمد آباد، گجرات میں ہوئی۔ وہ درویش کامل اور قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ وہ کمال محمد سیستانی کے مرید تھے۔ نظم ونثر میں کامل مہارت رکھتے تھے اور فارسی وارد و زبان میں شعر فرماتے تھے۔

حضرت خوب محمد چشتی کثیر التصانیف بزرگ تھے۔ان کی تصانیف میں **شرح جام جہان نما، امواج خوبی، خوب ترنگ، چھندان چھند** وغیرہ شامل ہیں۔ حضرت خوب محمد چشتی ۱۲۵۷ھ/۱۸۴۰ء احمد آباد میں واصل بہ حق ہوئے۔ان کا مرقد مبارک مسجد فرحۃ الملک کے نزدیک خان پور دروازے کے قریب واقع ہے اور مرجع خلائق ہے۔(۴۰)

ان تمام بزرگوں نے گجرات میں اسلام اور سلسلہ چشتیہ کی ترویج واشاعت میں گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ ان کے علاوہ جن دیگر صوفیۂ کرام نے سلسلہ چشتیہ کی اشاعت و ترویج میں کوششیں کیں ان میں شیخ سعد اللہ چشتی ، شیخ احمد کبیر چشتی ، شیخ معین الدین خورد چشتی گجراتی ، شیخ فرید الدین ثانی چشتی گجراتی ، شیخ احمد بزرگ چشتی ، شیخ صلاح الدین چشتی ، فرید میاں چشتی گجراتی، شاہ قاضن چشتی گجراتی وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ان تمام بزرگوں نے گجرات میں سلسلہ چشتیہ کو اس قدر مقبول و معروف بنادیا کہ عوام و خاص ان بزرگوں کے دامن عشق و محبت سے وابستہ ہوگئے اور یہ سلسلہ آج تک جاری و ساری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) محمد غوثی شطاری مانڈوی، گلزار ابرار (لاہور،۱۳۹۵ہجری)،۴۳۔۴۴۔

(۲) ایضاً،۱۱۶

(۳) سیّد ابو ظفر ندوی، تاریخ اولیائے گجرات (لاہور: حمایت اسلام پریس،۱۹۷۱ء)،۸۴۔

(۴) شیخ عبد الرحمن، مرآۃ الاسرار، مترجم کپتان واحد بخش سیال، درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء ، (دہلی: ۲۰۱۰ء)،۲۸۱۔

(۵) مرزا نواب بیگ/مرزا آفتاب بیگ،تحفۃ الابرار ،ترتیب و مقدمہ اقبال احمد فاروقی،(لاہور: مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۰ء)،۱۷۲۔

(۶) ایضاً،۱۷۴۔

(۷) مفتی غلام سرور لاہوری ، خزینۃ الاصفیاء، جلد۱،(کانپور، ھند: منشی نول کشور، س۔ن)، ۳۴۰۔

(۸) ایضاً، ۳۴۰۔

(۹) ایضاً، ۳۴۹۔

(۱۰) مرزا نواب بیگ/ مرزا آفتاب بیگ، تحفۃ الابرار ، ترتیب و مقدمہ اقبال احمد فاروقی (لاہور: مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۰ء)، ۲۶۱۔

(۱۱) مولانا محمد یوسف، متالا، مشائخ احمد آباد (لاہور: مکتبہ الحرمین، ۲۰۱۱ء)، ۲۲۶۔

(۱۲) مرزا نواب بیگ/ مرزا آفتاب بیگ، تحفۃ الابرار ، ترتیب و مقدمہ اقبال احمد فاروقی، (لاہور: مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۰ء)، ۲۷۰۔

(۱۳) مولانا محمد یوسف، متالا، مشائخ احمد آباد (لاہور: مکتبہ الحرمین، ۲۰۱۱ء)، ۱۴۵۔

(۱۴) مرزا نواب بیگ/ مرزا آفتاب بیگ، تحفۃ الابرار ، ترتیب و مقدمہ اقبال احمد فاروقی، (لاہور: مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۰ء)، ۲۰۶۔

(۱۵) ایضاً، ۲۷۲۔ (۱۶) ایضاً، ۲۷۲۔

(۱۷) ایضاً، ۲۷۳۔ (۱۸) ایضاً، ۲۷۳۔

(۱۹) ایضاً، ۲۷۳۔ (۲۰) ایضاً، ۲۷۳۔

(۲۱) مولانا محمد یوسف، متالا، مشائخ احمد آباد (لاہور: مکتبہ الحرمین، لاہور، ۲۰۱۱ء)، ۲۷۱۔

(۲۲) ایضاً، ۲۷۲

(۲۳) خلیق احمد نظامی، تاریخ مشائخ چشت، (لاہور: زاویہ پبلیشرز، ۲۰۱۴ء)، ۲۱۱۔

(۲۴) مرزا نواب بیگ/ مرزا آفتاب بیگ، تحفۃ الابرار ، ترتیب و مقدمہ اقبال احمد فاروقی، (لاہور: مکتبہ نبویہ، ۲۰۰۰ء)، ۲۱۲۔

(۲۵) مولانا محمد یوسف، متالا، مشائخ احمد آباد، (لاہور: مکتبہ الحرمین، ۲۰۱۱ء)، ۲۱۱۔

(۲۶) ایضاً، ۱۲۰۔

(۲۷) سیّد ابو ظفر ندوی، تاریخ اولیائے گجرات، (لاہور: حمایت اسلام پریس، ۱۹۷۱ء)، ۴۵،

(۲۸) ایضاً، ۴۶۔ (۲۹) ایضاً، ۴۶۔

(۳۰) ایضاً، ۹۷۔

(۳۱) شیخ عبدالحق محدث دھلوی، اخبار الاخیار، مترجمین مولانا سبحان محمود/ مولانا محمد فاضل، (دھلی: نور پبلشنگ ہاؤس، ۱۹۹۰ء)، ۴۳۔

(۳۲) سیّدابوظفرندوی، تاریخ اولیائے گجرات،(لاہور: حمایت اسلام پریس، ۱۹۷۱ء)، ۸۹۔

(۳۳) مولانا محمد یوسف، متالا، مشائخ احمد آباد،(لاہور: مکتبہ الحرمین، ۲۰۱۱ء)، ۲۰۹۔

(۳۴) ایضاً، ۲۰۹۔۲۱۰۔ (۳۵) ایضاً، ۲۱۰۔

(۳۶) ڈاکٹر ظہورالحسن، شارب، تاریخ صوفیائے گجرات (گجرات: ھند، ۱۹۸۱ء)، ۹۵۔

(۳۷) سیّدابوظفرندوی، تاریخ اولیائے گجرات (لاہور: حمایت اسلام پریس، ۱۹۷۱ء)، ۹۹۔

(۳۸) ایضاً، ۹۹۔

(۳۹) ڈاکٹر ظہورالحسن، شارب، تاریخ صوفیائے گجرات، (گجرات: ھند، ۱۹۸۱ء)، ۵۵۔

(۴۰) سیّدابوظفرندوی، تاریخ اولیائے گجرات،(لاہور: حمایت اسلام پریس، ۱۹۷۱ء)، ۱۱۶۔۱۱۷۔

❖❖❖